

مذہبی، سماجی اور سیاسی تناظر میں پولیو ویکسین کی آفادیت

Efficacy of Polio Vaccine in Religious, Social and Political Perspectives

شمیرہ بی بی *

ڈاکٹر محمد رضوان

Abstract

Adaptation is the essence of a progressive civilization, a cursory glance over the Muslim world can easily give an idea, that the masses, in general, are very religious, and their outlook about the social, political and health affairs of the community is deeply imbued with Quranic perceptions and the ideals which the Holy Prophet has left as a permanent spiritual and moral legacy for His followers. The crucial question before the World of Islam today is, how to create harmony between the conventional way of preventive treatment and the Islamic way of prevention according to the light of the Quran and Sunnah. There is widespread revivalism of religious fundamentalism in every Muslim country, and also there is a growing urge among the masses to incorporate Islam at every sphere of life especially in case of health and the adaptation of preventive measures against contagious diseases

Keywords: Revivalism, Preventive Measures, Contagious disease, Progressive, Imbued.

پولیوائنتہائی متعدی مرض ہے اور یہ کچھ گھنٹوں میں پورے جسم یا جسم کے کسی حصے کو مفلوج کر دیتا ہے ۲۰ ویں صدی کے پہلے نصف حصے کے دوران، یہ بیماری شیر خوار بچوں میں ایک ملک سے دوسرے ملک جنگل

The author is persuing her Ph.D. from Abbottabad University of Science and Technology. She can be reached at sumairatahir514@yahoo.com

*

کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے بچوں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوئی۔ لیکن یا صرف صنعتی ممالک مغرب میں ہی محدود ہیں، یہاں تک کہ اس وائرس سے وائٹ ہاؤس سے تعلق رکھنے والے مردوں بھی نہ بچ سکے اور صدر فرینکلین دی رو سیلٹ (Franklin D. Roosevelt) بھی اس مہک بیماری سے متاثر ہوا اور وہیل چیئر پر بیٹھنے پر مجبور ہو گیا۔ ۱۹۹۰ء میں مغربی ممالک کو پولیو سے پاک قرار دے دیا گیا اور ایشیائی ممالک میں اس وائرس کو اپنی جگہ مل گئی۔ آج یقین کرنا مشکل ہے کہ کچھ سال پہلے ہی پاکستان پولیو کے خاتمے کی راہ پر گامزن تھا لیکن بد قسمتی سے ۲۰۱۴ء میں اس بیماری نے پندرہ سالہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ک ایک سال میں ۳۸ ملین سے زائد بچوں کو گھر گھر ویکسینیشن فراہم کرنے کے لئے آپریشن اور منصوبہ بندی کے چیلنجز اور عوامی سطح پر مہم کے بارے میں افواہوں اور اس کے اجاز کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کچھ کمیونٹیز میں polio Oral پولیو ویکسین کو حکومت کا پروپگنڈا تاکہ وہ گھر گھر جا کر معلومات حاصل کر سکے۔ ہمارے پڑوسی بھارت کو ڈبلیو ایچ او نے ۲۰۱۳-۲۰۱۴ کے دوران پولیو فری قرار دیا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ بھارت پاکستان سے کہیں زیادہ تنوع، مذہبی، نسلی اور معاشرتی گروہوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستانی لوگ صحت کے شعبے کے ساتھ مل کر اپنا بچ بیماری سے نجات پانے کے لیے شہجہ صحت کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، لیکن پاکستانی لوگوں کے باہم اختلاف کی وجہ سے اس نازک مسئلے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو رہا کیونکہ کچھ مذہبی گروہ نہیں چاہتے کہ یہ ویکسین بچوں کو پلایا جائے۔ مذہبی گروہوں گروہ کے علاوہ بھی لوگ پولیو ویکسینیشن ٹیموں کے خلاف ہیں۔ پولیو ویکسین کے حمایت میں بولنے والے لوگ پولیو ویکسین کے فوائد کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ پولیو وائرس کا مسئلہ ۲۰۱۲-۲۰۱۳ کے دوران کے پی کے میں ہوا جس کی وجہ طالبان کے حملوں سے متاثرہ علاقوں سے نقل مکانی کرنے والے آبادی والے شہروں میں نقل مکانی ہوئی جہاں پر معیار زندگی، غربت اور ناخواندگی کی وجہ سے پولیو وائرس کو پنپنے کے لیے افزائش کا ماحول میسر آ گیا۔

پاکستان کا پولیو مسئلہ

انسانی تہذیب اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ انسان کسی ناکسی وبائی مرض کا نشانہ بنا رہا ہے۔ ۱۹۸۸ء سے عالمی سطح پر پولیو خاتمہ اقدام کے ذریعے پولیو کے خاتمے کے بہت قریب آچکا ہے۔۔ صحت کا یہ بڑا اقدام ڈبلیو

ایچ او، روٹری انٹرنیشنل کے زیر اہتمام کیا گیا ہے۔ بیماریوں کے کنٹرول اور روک تھام کے لئے امریکی مراکز (سی ڈی سی)، اور اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسف) اور دیگر اہم اقوام متحدہ کی بین الاقوامی ترقی کے لئے ایجنسی (یو ایس ایڈ)، بل اور ملنڈا گیٹس فاؤنڈیشن، پولیو سے متاثرہ ممالک کی حکومتیں، ڈونر ایجنسیاں، غیر سرکاری اور نجی شعبے کی تنظیمیں شامل ہیں۔ بنیادی طور پر بڑے پیمانے پر ویکسینیشن مہموں کے ذریعے، ان اقدامات سے ۱۹۸۸ میں پولیو کے کیسوں کی تعداد کم ہو کر ۱۹۸۸ میں جنوری ۲۰۰۹ تک ۱۶۴۳ ہو گئی۔

دنیا بھر میں حفاظتی ٹیکوں کی کوششوں میں استعمال ہونے والے بڑے پیمانے پر میڈیا اور معلومات کے پھیلاؤ کے طریقوں نے اس کامیابی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، افغانستان، پاکستان اور نائیجیریا میں پولیو کا مرض لاحق ہے۔ سب سے مشکل سے پہنچنے تک، انتہائی غریب اور انتہائی پسماندہ، اور صحت کی سہولیات تک رسائی کے بغیر ان تمام ممالک خصوصاً پاکستان میں ایک مشکل چیلنج بنی ہوئی ہے جس نے خاتمے کی کوششوں کو مشکل بنا دیا ہے۔ II

پاکستان میں ایک عام تاثر یہ ہے کہ اللہ ہی بیماریاں صحت کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے اور کوئی انسان اللہ کے کاموں میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ دنیا میں آنے والے عذاب اور آفتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جو انسان کو اس کے گناہوں کی سزا ملتی ہے۔ مذہبی عقائد کی وجہ سے لوگوں کا ویکسینیشن پروگرام پر اعتماد کم ہے۔ مئی ۲۰۱۲ میں تقریباً ۳۰۰ بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے گئے تھے، جس سے ویکسین پروگرام میں پہلے سے ہی بڑھتے ہوئے اعتماد کو مزید خراب کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ۲۰۱۱ کے بعد پولیو ورکرز کے بارے میں شبہات اور بھی بڑھ گئے۔ جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ سی آئی اے نے اسامہ بن لادن کے لیٹ آباد کے ٹھکانے میں رہائش پذیر بچوں سے ڈی این اے نمونے حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے جعلی ویکسی نیشن مہم کے لئے ایک پاکستانی ڈاکٹر شکیل آفریدی کو بھرتی کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان نے پولیو کے خاتمے کے لئے اپنی جدوجہد میں ایک لمبا سفر طے کیا ہے۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے اوائل میں ایک سال میں ۲۰،۰۰۰ سے زیادہ پولیو کے واقعات ہونے کا تخمینہ لگایا گیا تھا، جو اب ۲۰۱۴ میں اوسطاً ۲۸۰ اور ۲۰۱۶ کے دوران ۳۰ کے قریب رہ گیا تھا، پاکستان ایک صف اول کا وائرس زدہ ملک بن گیا تھا۔

پاکستان میں جہاں کچھ بھی مفت دستیاب نہیں ہے، لوگوں کو ان کی بنیادی ضروریات، صحت کی بنیادی سہولیات، خوراک اور تغذیہ کی سہولیات میسر نہیں ہیں لیکن پولیو کے قطرے مفت ہیں اور ان کی دہلیز پر دستیاب ہیں۔ اس صورتحال نے غریب طبقات کے ذہنوں میں مزید ابہام پیدا کر دیئے ہیں جہاں پہلے ہی شکوک و شبہات بہت زیادہ ہیں اور خواندگی بھی بہت کم ہے۔ بار بار حفاظتی ٹیکوں سے نہ صرف پولیو کے زیادہ سے زیادہ واقعات کے امکانات بڑھ جاتے ہیں بلکہ اس قطرے کے شبہات بھی بڑھ جاتے ہیں کہ صحت کا شعبہ اور ڈبلیو ایچ او کیوں ہچکچاہٹ کا شکار ہیں، کیونکہ وائرل بیماری تنقلی کی طرح ہے وہ بین الاقوامی حدود کو نہیں پہچان سکتی، اور متاثرہ افراد کے ذریعہ ایک ملک سے دوسرے ملک جاسکتی ہے۔ لہذا مغربی ممالک پوری دنیا سے پولیو کے خاتمے کے ذریعہ اپنے آپ کو بچانے کے خواہاں ہیں وہ ہمیں بچانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ ریوڑ سے بچائو کے قطرے پلانے سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیو کے خاتمے کا پاکستان کا مقصد مشکل لگتا ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔

ویکسیسی وجہ بن سکتی ہے

پولیو کے قطرے پاکستان میں پولیو کے فالج کی کوئی وجہ نہیں ہیں۔ شواہد بتاتے ہیں کہ پولیو کی وباء ۱۹۴۰ کی دہائی کی وجہ سے خود ہی ویکسی نیشن اور کیڑے مار ادویات کے بے نقاب ہونے کی وجہ سے ہوا تھا۔ ماہر حیاتیات ماہر ڈاکٹر برنارڈ گرین برگ کے مطابق:

Prior to 1954, paralytic polio would be diagnosed if the patient was still exhibiting symptoms after 24 hours. In 1955, the doctor had to wait until 10-20 days after onset of the disease, with an additional examination 70 days later before he could class it as polio. This wiped out the majority of reported cases, making the vaccine seem really effective. Paralysis which would have been recorded as polio prior to the vaccine, is now called by different names, like Guillain-Barre Syndrome and Acute Flaccid Paralysis (AFP). According to a WHO document, up to 2.4 of children per 100,000 get Guillain-Barre Syndrome.^{vi}

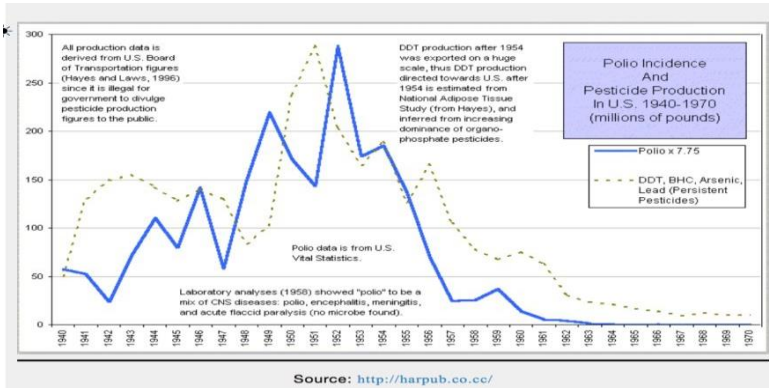
حقیقتاً پولیو کے کیس ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ محض آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ صدیوں سے پولیو تقریباً ایک بے ضرر وائرس تھا، ۱۹ ویں صدی کے آخر تک یہ ایک معمولی بیماری سمجھی جاتی تھی۔ اینیسوس

صدی میں نئی ادویات بنائی گئیں اور استعمال کی گئیں۔ مثال کے طور پر آرسنیٹ اور فارملڈہائیڈ کو وائرس کو قابو پانے کے لیے استعمال کیا گیا۔ (Polio virus) اس طرح ریڑھ کی ہڈی پر اثر پڑتا ہے، جس سے فالج کا سبب بنتا ہے جس کو پولیو میلائٹس کہتے ہیں۔ ویکسین کے حامیوں کا یہ مفروضہ ہے کہ یہ ویکسین تھی جس نے پولیو کا خاتمہ کیا تھا لیکن ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو سالک (آئی پی وی)، اور سبین (اوپی وی) کی افادیت کے بارے میں یقین نہیں رکھتے ہیں۔ خود امریکہ میں ہی رہنے والے لوگ پولیو ویکسین کی تاثیر سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جم ویسٹ اسٹیٹ کا کہنا ہے کہ

"پولیو کے خاتمے کے لئے ویکسینیشن پروگرام اتنا زیادہ موثر نہیں ہے حصوں میں ترکیب ممالک میں احسان صافی کا معیار اقبال تحسانی ہے۔ یہ بھی مسلمان کے لئے بہت پریشانی کی بات ہے جب پولیو کا خاتمہ یورپی ممالک سے کیا گیا ہے لیکن وہ صرف مسلم ممالک میں موجود ہے۔ اگر پولیو ویکسین نے کامیابی کے ساتھ وائرس کا خاتمہ کیا تھا تو پھر کیوں وہ مسلم ممالک سے پولیو وائرس کے خاتمے میں ناکام رہا ہے، جہاں ہندوستان میں پولیو سے بچنے والے کیسوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ اگرچہ یہ عالمی ادارہ صحت سے پولیو سے پاک ملک کا درجہ حاصل کرنے جا رہا ہے۔ مسلم ممالک کو بہت سے دوسرے مسئلے کا سامنا ہے جیسے غربت، صحت آئمہ سے متعلق لاعلمی پولیو کے مزید کیسوں کی ثانوی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کی بنیادی وجہ خود پولیو سے بچاؤ کے ویکسین ہیں۔ تیسری دنیا کے ممالک میں غریب افراد کی طرز زندگی کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔" (vii)

Figure 3: Polio Outbreak in the United States during 1940-1970



پولیو virus، ویکسین آنے سے بہت پہلے ہی اس میں کمی پر تھا۔ سی ڈی سی کے مطابق، پولیو کے ۹۵٪ کیس غیر مرض ہیں، ۴٪ علامات ہلکے ہیں (معمولی بخار، سردرد، گلے میں خراش اور قے)۔ صرف ۱٪ معاملات میں شدید ہیں۔ پولیو آلودہ پانی پینے سے یا کسی متاثرہ شخص کے ملنے جلنے کے ذریعے پھیلتا ہے۔ اگرچہ متاثرہ تھوک کے ذریعے بھی پھیل جاتا ہے۔ اس طرح پولیو کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ وہ وقتی طور پر غائب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ڈبلیو ایچ او نے ۲۰۱۴ میں ہندوستان کو باضابطہ طور پر پولیو سے پاک قرار دیا ہے لیکن یہاں ویکسین سے متاثرہ فالج پولیو اور اکیوٹ فلاکیڈ فالج کے مریضوں کے بے شمار واقعات ہیں۔ دہلی سینٹ اسٹیفن اسپتال کے دو ڈاکٹر نٹ ہاشش اور جیسین پولینل نے قومی نگرانی کے منصوبے کے اعداد و شمار کی تعمیل کی، انہیں پولیو اور اے ایف پی کے معاملات میں براہ راست ربط ملا۔ viii

مزید برآں کچھ معاملات میں (۱۰۰,۰۰۰ میں سے ۱۲) پولیو ویکسین بچوں کے قدرتی قوت مدافعت کے نظام کے ساتھ مطابقت نہیں کرتا ہے، اس کے نتیجے میں، مدافعتی امراض کے امکانات بڑھ سکتے ہیں جس میں مریض کا اپنا مدافعتی نظام اپنے جسم کے صحت مند خلیوں پر حملہ کر سکتا ہے اور فالج کا سبب بنتا ہے۔ ویکسین کے حامیوں نے ویکسین کے ضمنی اثرات جاننے کے باوجود زور دیا کہ اس طرح ہم ان ۱۲ بد قسمت بچوں کی جان کی قیمت ۱۰ لاکھ بچوں کو بچا سکتے ہیں، جو پولیو ویکسین کے ذریعے پولیو کا شکار ہو جاتے ہیں۔

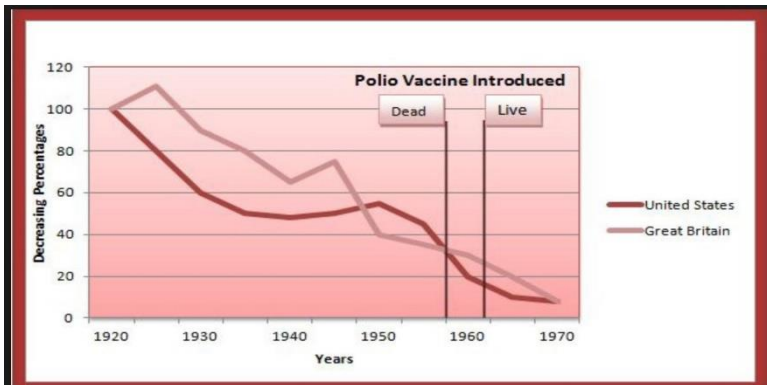


Figure 4: Vaccine-Induced Paralytic Polio.

Source: <http://harpub.com>

۱۹۷۹ میں امریکہ میں قدرتی طور پر واقع ہونے والا کوئی واقعہ نہیں ہوا (جس کا مطلب یہ ہے کہ ویکسین کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی ہے) ویکسین آنے سے پہلے پولیو کیس کم تھے۔ ویکسین اصل میں قدرتی طور پر پائے جانے والے پولیو کو بڑھانے اور فائج کاسب بن سکتی ہے۔ ہندوستان میں، ۲۰۱۰ میں، قدرتی طور پر پائے جانے والے ۴۲ واقعات سامنے آئے تھے لیکن کم از کم ۱۰۰ افراد پولیو کی ویکسین سے متاثر ہوئے تھے۔ جبکہ دنیا کے بیشتر حصوں میں پولیو کا خاتمہ ہوتا ہے، لیکن ۲۰۱۲ میں، ۳ ممالک (افغانستان، نائیجیریا اور پاکستان) میں تقریباً ۲۲۰ کیس رپورٹ ہوئے۔ ویکسین کی ضرورت پر بحث جاری ہے کیوں کہ نہ صرف یہ ویکسین نقصان کا باعث ہے، بلکہ یہ مرض بھی پورے آدھے جسم کو آہنچ کر دیتی ہے

2013-2014 پاکستان پولیوستان گیا۔

پاکستان میں فرسودہ تصورات حقائق سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔ پاکستانیوں کے پاس تکنیکی معلومات کی بہتات ہے اور یہ ایک ایسی ملک ہے لیکن عوامی سطح پر شعور کو دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ پتھر کے دور میں ہی رہ رہا ہے۔ معیار زندگی، کم دینی تعلیم، جدید اقدار کا کم نفاذ، مستعار معیشت اور جدید سائنس کی وجہ سے شکوک و شبہات کو تقویت ملی۔ پولیو فری پاکستان ہر پاکستانی کا خواب ہے۔ کچھ علاقوں میں پولیو ورکرز کو پولیو مہم ہلاک کیا گیا ہے اور دھمکی دی گئی ہے کہ وہ پاکستان میں پولیو کے خاتمے کی کوششوں کو سبوتاژ کریں گے۔ سال ۲۰۱۲ سے اب تک تقریباً ۷۰ ستر رضا کار ہلاک ہو چکے ہیں۔ (x)

ملک کے اندر موجود کچھ مذہبی گروہوں کا یہ خیال ہے کہ (OPV) لگانے سے امریکہ بچوں کو مفلوج کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ پاکستان میں پولیو کے وباء کا ذمہ دار ادنیٰ وی ہے۔ کیونکہ طبی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ بیماری کے خلاف لڑنے کے لئے قوت مدافیت کی کمی نہیں پائی جاتی۔ ۲۰۱۴ میں، متاثرہ نوجوانوں کے ۲۶۰ کیسز اور ان میں سے ۱۰۷ پولیو کے ایک سے زیادہ قطرے پلائے گئے تھے۔

پولیو ویکسین کو جس ماحول میں ناقص انتظامات کے ساتھ دیا جاتا ہے وہ اس پہلو کا بھی ایک اہم وجہ ہو سکتا ہے۔ پولیو ویکسین کی دو اہم اقسام ہیں، پولیو ویکسین (آئی پی وی) جو ۱۹۵۰ کی دہائی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایجاد کی، جس میں پولیو وائرس کے مردہ خلیوں کا استعمال انسانوں کے مدافعتی نظام کو مضبوط کرنے

کے لئے کیا گیا تھا، اور اوپی وی سین کے ذریعہ تیار کیا گیا تھا جس میں اس وبا کو روکنے کے لئے براہ راست کمزور وائرس موجود تھا۔ ۲۰ سالوں کے اندر، پولیو کو امریکہ میں ختم ہو گیا اب یہ ان کے لئے ایک ڈراؤنا خواب ہے۔ تاہم، پولیو گلوبل اریڈکیشن ناعوام میں سے خاتمے کے لئے دوسری قسم اورل پولیو ویکسین کا استعمال کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ اوپی وی کو البرٹ سبائن نے تیار کیا تھا اور وائرس کو متعدد جانوروں کے ذریعہ لٹے سٹ کے گیا ہے۔

2012 میں جزوی طور پر یہ مسئلہ طالبان سے متاثرہ علاقوں سے نقل مکانی کرنے والے شہروں میں ہجرت کی وجہ سے ہے، جہاں ناقص، تنگ زندگی کے حالات وائرس کے لئے نوزائیدہ زمین مہیا کرتے ہیں۔ مریم سات ماہ کی ایک بچی ہے۔ قبائلی پٹی کے کنارے بنوں سے نقل مکانی کرنے والے مزدوروں کے کنبے، اب اس شہر کے کنارے رہ رہے ہیں۔ وہ بھی پولیو انفکشن کا شکار ہو گئی، اس کے دادا نے کہا:

The doctors told me she is never going to recover, so what is the point of anyone coming in? He shouted angrily, that he has given up on modern medicine; his faith is now in God. Nobody could see, he explained hopefully, because preacher had ordered him to sequester her in the house for 40 days. ^{xiii}

پولیو وائرس کا پاکستان سے دوسرے ممالک میں پھیلاؤ

پولیو جیسی متعدی بیماری کے خاتمے کے لئے عوام میں آگاہی کلیدی عنصر ہے۔ اس خطرناک بیماری سے نمٹنے کے لئے یہ ایک نہایت ہی اہم کام ہے کہ عوام میں اس کے بارے میں آگاہی پیدا کی جائے کیونکہ یہ صرف مسلمان ملکوں میں ہی رہ گیا ہے

باقی دنیا کے لئے خطرہ ہے۔ چین اور مشرق وسطیٰ کے ۲۰۱۴ کے وباء کا پتہ لگانے سے پاکستان واپس آ گیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے اب پولیو کو بین الاقوامی صحت کی ہنگامی صورتحال قرار دے دیا تھا اور جون ۲۰۱۴ سے بیرون ملک سفر کرنے والے تمام پاکستانیوں کو لینا لازمی تھی polio vaccine۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا:

The spread of polio is an international public health emergency that threatens to infect other countries with the crippling disease. The public health of the United Nations, issued its new guideline to fight the disease recommending Pakistanis travelling abroad should present a polio

vaccination certificate “The inevitable has finally happened in April 2014, the World Health Organization (WHO) decided to impose strict travel restrictions on Pakistan. The decision was taken on the recommendation of the emergency committee of WHO. Polio disease is a viral disease which infected children under five year, but adults can be a carrier of this disease. In 2013 there was evidence that adult travelers contributed to this spread during 2013 and 2014. Polio Virus can affect under five years of age but the adults can be a carrier for the virus from one person to another person and from one country to another country.”^{xv}

پولیو کا پھیلاؤ ایک صحت عامہ کی ایک بین الاقوامی ایمر جنسی ہے جس سے دوسرے ممالک کو بھی اس بیماری سے متاثر ہونے کا خطرہ لاحق ہے۔ اقوام متحدہ کی صحت عامہ نے اس بیماری سے نمٹنے کے لئے اپنی نئی ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس میں بیرون ملک سفر کرنے والے پاکستانیوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا چاہئے۔ یہ فیصلہ ڈہلیو ایچ او کی ہنگامی کمیٹی کی سفارش پر لیا گیا ہے۔ پولیو بیماری ایک وائرل بیماری ہے جس نے پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو متاثر کرتی ہے، لیکن بالغ لوگ اس وہ لوگ بھی وائرس کا ایک کیریئر بن سکتے ہیں جن کو بیماری کی علامات ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ ۲۰۱۳ میں اس بات کا ثبوت موجود تھا کہ ۲۰۱۳ اور ۲۰۱۴ کے دوران مسافروں نے اس کے پھیلاؤ میں کردار ادا کیا۔ پولیو وائرس پانچ سال سے کم عمر پر اثر انداز ہو سکتا ہے لیکن بالغ افراد ایک شخص سے دوسرے شخص تک اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں وائرس کے لئے ایک کیریئر ثابت ہو سکتے ہیں۔

نعیم منیر، ایک پولیو ہیلتھ ورکر کو بھی گولی مار دی گئی اور جنوری ۲۰۱۴ میں اس کا دوسرا قریبی رکن ہلاک ہو گیا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے، ابھی بھی وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہا ہے کہ وہ، ہم کام کرنے کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہا ہے تاکہ وہ اس ایمر ج کرنے والی مہم ہو پولیو بیماری سے لوگوں کو بچا جاسکتا ہے۔

This is my mission; I see myself as a soldier I don't want to see my country paralyzed. In 2014, almost 50 polio volunteers have been killed during door-to-door polio vaccination campaigns.^{xvi}

پولیو کے پھیلاؤ میں حکومت نے مذہبی علماء کو بدنام کیا۔

تاہم، مولانا حضرت بہت سماجی معاملات میں بے گناہ لوگوں کو بھڑکانے کے لئے ذمہ دار ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بغیر کسی سائنسی علم کے وہ کبھی نہیں جانتے تھے کہ ان قطروں میں کیا کچھ ہے، چاہے یہ اسلام میں جائز ہیں یا اسلام کے ذریعہ ممنوع ہیں۔ وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ قطرے جو مغربی ممالک بھیج رہے ہیں لہذا یہ قطرے ہمارے لئے فائدہ مند نہیں ہیں۔ چونکہ ان مولانا کو پینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے (یہود و نصارا) کی دوسری روایتی دوائیں لینے میں انہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ صداقت کے بارے میں دینی علمائے کرام کی رائے کو تبدیل کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ کمزور ہیں اور اسلام کے نقطہ نظر میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ پولیو ویکسین کے قابل اعتراض ہونے کے بارے میں ان کی رائے میں آسانی سے ہیرا پھیری اور جوڑ توڑ کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ وہ پولیو ویکسین کی قبولیت کے بارے میں رائے کو تبدیل کرنے میں بااثر کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن وہ خود پولیو ویکسین کے اجزاء یا اس عمل سے پولیو ویکسین کے عمل سے گزرنے کے بارے میں کافی معلومات نہیں رکھتے ہیں۔ پولیو ویکسین کے حق میں یا اس کے خلاف ان کے دلائل بڑے پیمانے پر محدود سائنسی علم اور تنگ نظری پر مبنی ہیں جو روک تھام کے اقدامات کو اپنانے سے متعلق لچکدار اسلام کی طرف گامزن ہیں۔ لیکن دوسری طرف حکومت پولیو ویکسین کے خلاف ہونے والے حملوں میں مذہبی طبقہ کو لگاتار بدنام کرتی رہی ہے، یہ عملہ ثابت کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے کہ پولیو ویکسین بانجھ پن کا سبب بن سکتی ہے، یا اس میں کچھ مضر مواد موجود ہیں، یہ فطری طور پر کس طرح رکاوٹ ڈالتا ہے۔

انسانی جسم کا مدافعتی نظام۔ ایسا لگتا ہے کہ پولیو کے خاتمے میں حکومت ملاکی مدد کے بغیر معذور ہے جہاں ملا دوسری معیار کی حامل ہے اور واضح اتفاق رائے سے قاصر ہے۔ مسلم میڈیکل محقق اور معالج غیر جانبدار مذہبی مسموی پر صلح کرنے کے لئے اتفاق رائے کر سکتے ہیں۔

تنازعات اور عدم اعتماد کا ماحول

پولیو ویکسینیشن کو قبول کرنا یا اسے مسترد کرنا ایک انفرادی فیصلہ ہے، ڈیلیو ایچ او کے کارکنوں کا خیال ہے کہ مذہبی برادری پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کی راہ میں اے ک رکاوٹ، تاہم یہ مغربی ساختہ ویکسینیشن نہیں ہے کہ مسئلہ نہ پاکستان میں اعلیٰ درجہ حرارت، کم بنیادی سہولیات اور غفلت اتنی ہی ذمہ دار

ہیں کہ جتنا عوام خوزمہ دار ہے ویکسین ختم ہونے سے پہلے اسے ٹھنڈی جگہ پر رکھیں۔ اور اس کو کول چین برقرار رکھنا۔ جو عملہ ویکسینیشن کروائے اس کو بحیثیت بنیادی اصول پتہ ہونا چاہیے۔ کم تعلیم یافتہ پاکستانیوں میں پولیو ویکسین سے متعلق نظریات کو متاثر کیا کیونکہ کچھ لوگوں کو یقین ہے کہ یہ ویکسین غیر مسلموں نے کسی نہ کسی طرح مغربی ممالک میں بنانے والی ویکسین بچوں کی جسمانی طاقت اور اسلامی عقیدے کو کمزور کرنے کے لئے تیار کی ہے۔

ویکسینیشن کے بارے میں عوامی رائے میں مختلف عقائد پائے جاتے ہیں، ویکسینیشن کے بارے میں متعدد مذہبی اعتراضات اور شبہات اور مختلف امریکیوں اور عالمی ثقافتوں اور کمیونٹیز کے مابین ویکسین کے عدم اعتماد کی وجہ سے ہیں۔ خان، جو پشاور شہر کے ۴۲ سال کے وکیل ہیں۔

یہ ویکسین ہماری قوم کو تباہ کرنے کے لارے ہیں، مقامی علما نے یہ الزام لگایا ہے کہ پولیو کے قطرے انسان کے تولیدی نظام کے نہایت خطرناک ہے۔ ہمارے دشمن ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، اعتماد دونوں طریقوں سے چلتا ہے، امریکہ کے پاس جدید ٹیکنالوجی ہے وہ پولیو ویکسین کے نام پر گھر گھر مہم کے ذریعے معلومات لینا چاہتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی تعداد کو کم کیا جاسکے۔ ویکسین کے ذریعے ان کی نسل کشی کی جائے۔ اور یہ محض سراسر دھوکہ دہی اور دھوکہ دہی ہے۔ اس عدم اعتماد کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مذہبی عدم اعتماد

ایک طرف مذہبی انتہا پسندوں کا موقف ہے کہ پولیو ویکسین میں مسلم نسلوں کو محدود کرنے کے لئے نقصان دہ عناصر موجود ہیں اور کسی بھی بیماری سے بچنے کے لئے بطور دوائی لینا اسلام میں جائز نہیں ہے۔ یہ خیال کچھ دوسری روایتی دوائیوں کے استعمال کا واضح تضاد ہے جو پیپ خلیوں، اعضاء یا جانوروں کے جسم کے اعضاء پر مشتمل ہیں جو حرام ہیں اور اسلام میں جائز نہیں ہیں۔ مذہبی آرتھوڈوکس ان تمام ایلو پیٹھک اور ہومیو پیٹھک دوائیوں کے متعلق کوئی الزامات عائد نہیں کرتے ہیں جو ممنوعہ مواد سے تیار کی جاتی ہیں، صرف پولیو ویکسین ان کے لئے ناقابل قبول ہے۔ کچھ مذاہب اور عقائد کے نظام ویکسینیشن کے لیے متبادل تناظر کو فروغ دیتے ہیں۔ ویکسین لگانے سے متعلق مذہبی اعتراضات عموماً اخلاقی منصوبے پر مبنی ہیں جو ہند کے ٹشو سیلوں

کو ویکسین پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پولیو ویکسین بندر کے سیل پر بنائی جاتی ہے جو کہ پرو سز سے گزر کر پور فائی ہو جاتی ہے۔ عام حالات میں بندر گوشت حرام ہے۔ لیکن اس کو بہت سارے پرو سز سے گزر کا ویکسین بنائی جاتی ہے۔ کچھ چیزیں جو انویاسلات میں حرام ہوتی ہے وہ مختلف پرو سز سے گزرنا کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ اس طرح کچھ چیزیں اپنی اصلی حالت میں حلال ہو جاتی ہیں۔

سماجی عدم اعتماد

معاشرے کے کچھ طبقے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانا نہیں چاہتے ہیں، ایسے افراد کو مغربی ممالک میں بھی پائی جاتی ہے، جو خود ہی بچوں کے مدافعتی نظام پر یقین رکھتے ہیں، اور بچوں کے لئے مصنوعی مدافعت حاصل نہیں کرنا چاہتے۔

پولیٹیکل ڈسٹروسٹ

پولیو ویکسین کے ٹھنڈے سلسلے کو برقرار رکھنے کے لئے سخت گرمی میں جو ایک بنیادی ضرورت ہے لہذا بجلی کی عدم فراہمی میں ویکسین کی افادیت متاثر ہو سکتی ہے۔ لہذا یہ صرف انتہا پسندی ہی نہیں ہے جس نے پاکستان میں پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ حکومت اور مقامی صحت کے عہدیداروں کی جانب سے اہم مسائل ہیں

پولیو وائرس کے مرکز کے طور پر پشاور شہر

ڈبلیو ایچ او نے پاکستان کے شورش زدہ شمال مغربی شہر پشاور کو عالمی سطح پر پولیو کا ایک "سب سے بڑا ذخیرہ" قرار دیتے ہوئے پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کے لئے فوری طور پر مطالبہ کیا۔ افغانستان اور تاجکستان میں بھی پولیو کا مرض لاحق ہے لیکن پاکستان میں صرف تین ممالک میں ۲۰۱۲ سے لے کر ۲۰۱۹ تک اضافہ ہوا ہے۔

With more than 90% of the current Polio cases in the country genetically linked to Peshawar". A major outbreak of Polio in the Federally Administered Tribal Area along the Afghan border, which has left 65 children paralyzed, is being "sustained" by Peshawar. The city of four million is the main urban center of the northwest Pakistan and acts as an amplifier of the Poliovirus.

شاور پولیو وائرس کا مرکز سمجھا جاتا ہے جہاں ۸۳٪ کیسوں کا جینیاتی تعلق پشاور سے آتا ہے۔ اس کا مطلب ہے، ۸۳٪ معاملات میں یہ وائرس پشاور سے پھیل گیا تھا اور پشاور کے سیوریج کے پانی میں کھریوں وائرس موجود ہیں۔ کثیر آبادی والی آبادی والی وادی کو شمالی وزیرستان کے ساتھ ساتھ، پورے خطے سے اور پاکستان کے دیگر علاقوں میں بڑے پیمانے پر آبادی کی نقل و حرکت کی وجہ سے، شمالی وزیرستان کے ساتھ ساتھ، پولیو وائرس ٹرانسمیشن کا اہم "مرکز" سمجھا جاتا ہے۔

کے پی کے کی حکومت، جسے اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کی حمایت حاصل ہے، فی الحال پولیو کے خلاف خاص طور پر جنگی بنیادوں پر گامزن ہے کیونکہ اس صوبے کا دارالحکومت، پشاور ایک عالمی صحت کا مسئلہ بن چکا ہے۔ تاریخی سرحدی شہر پولیو سے بچنے کے آخری خاتموں میں سے ایک ہے، وائرس جو بچوں کو اپانچ اور ہلاک کرتا ہے اور جس کا خاتمہ پاکستان کے سوا ہر ملک میں کیا گیا ہے۔ افغانستان اور نائیجیریا۔ چین اور شام سمیت دنیا بھر کے معاملات پیشہ ور سٹرین کے ساتھ جینیاتی طور پر ملاپ کیے گئے ہیں۔

۲۰۱۲ کے دوران، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اس شہر کو "دنیا کا سب سے بڑا ذخیرہ pol پولیو وائرس دنیا کا سب سے بڑا ذخیرہ" قرار دے دیا، جو شہر کے کھلے گندکاسی کے چینلز اور ٹوٹے ہوئے پانی کے پائپوں کی وجہ سے ایک مسئلہ تھا۔ انسانی چہروں سے رابطے کے ذریعے پھیلاؤ۔

پڑوسی قبائلی علاقوں میں، پشاور ایک مرکزی تبادلہ اور "امپلیفائر" کے طور پر کام کرتا ہے جو روزانہ دسیوں ہزاروں افراد کے ذریعہ شہر سے باہر جاتے ہیں اور ان میں پناہ گزینوں کی ایک بہت بڑی آبادی بھی شامل ہے جس میں افغانستان فرار ہو گیا تھا۔ ۱۹۸۰ کی دہائی کے بلال احمد صدر یو نیسف پشاور نے کہا:

"پشاور کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں ہمیشہ کیس رہتے ہیں، دوسرے اضلاع میں وائرس آتا ہے اور جاتا ہے، لیکن یہ کبھی بھی پشاور نہیں چھوڑتا، جو ہمیں بتاتا ہے کہ اس کا ماخذ ہے۔ ڈیلیو ایج اوکا کہنا ہے کہ ملک اور ہمسایہ ملک افغانستان میں ۹۰ فیصد سے زیادہ کیس جینیاتی طور پر شہر سے جڑے ہوئے ہیں۔

جغرافیائی تنوع، تنازعات اور نقل مکانی

ہندوستان کو نسلی، مذہبی، لسانی اور جغرافیائی تنوع کی وجہ سے پولیو کے خاتمے کے لئے سب سے مشکل مقام سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ پاکستان کو مذہبی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہندوستان نے ۲۰۱۳ میں پولیو فری

حیثیت منائی ہے۔۔ ویکسین کے بارے میں افواہوں اور غلط فہمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے، معاشرتی متحرک، مذہبی رہنماؤں اور والدین کو شامل کیا گیا تاکہ تفہیم کی کمی کو بڑھایا جاسکے۔

تاہم، پاکستان میں، ان علاقائی اور معاشرتی تنازعات کے علاوہ شمالی وزیرستان سے پشاور اور ہزارہ اضلاع میں شدت پسندوں کے خلاف فوجی آپریشن کے دوران اور موسم گرما کے ہر موسم میں سیلاب کے دوران مہاجرین کی کثرت سے آبادی نقل مکانی اور نئے علاقوں میں آباد ہو جاتی ہے۔ جہاں تمام متعدی بیماریوں سے بچاؤ خصوصاً پولیو ناممکن ہو جاتا ہے

ڈرون حملوں کا رد عمل

(پولیو ویکسین اور ڈرون حملوں کے مابین تعلق)

۔ عدم اعتماد کوئی ایسی ذہنیت نہیں ہے جو پولیو ویکسین پلانے سے انکار کی شکل میں جھلکتی ہے۔ پاکستان میں قبائلی علاقوں پر امریکی، اور خفیہ آپریشنز اور سی آئی اے اسکینڈلز سے ہونے والے متعدد ڈرون حملے ہیں۔ شمالی وزیرستان کا تقریباً ہر ہائشی ذہنی طور پر بیمار ہو چکا ہے، کیونکہ ایک طرف امریکہ پولیو کے خاتمے کے لئے لاکھوں ڈالر خرچ کرتا ہے، جبکہ دوسری طرف یہ ڈرون حملے کے ذریعے سیکڑوں افراد کو ہلاک کرتا ہے۔ اس طرح اعتماد دونوں طرف بڑھتا ہے، طالبان نے پولیو ڈور ٹو ڈور رضا کاروں پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ وہ مطلوبہ ہدف پر ڈرون حملے میں مناسب تعاون کرنے کے لئے رخنہ ڈال رہے ہیں۔

پولیو ویکسینیشن اور ڈاکٹر شکیل آفریدی کا کیس

پاکستان میں عسکریت پسندوں کے ذریعے اینٹی پولیو ویکسین مہم کو نشانہ بنایا گیا ہے، چونکہ امریکی انٹیلیجنس حکام نے ۲۰۱۱ میں اسامہ بن لادن کی تلاش میں مدد کے لئے جعلی ویکسینیشن پروگرام کا استعمال کیا تھا۔ ایبٹ آباد میں ایک کمپاؤنڈ میں اس کی موجودگی کی تصدیق کے لئے القاعدہ کے رہنما عسکریت پسند یہ الزام لگا رہے ہیں کہ پولیو ویکسینیشن مہم مغربی ممالک کا پہلے سے طے شدہ سیاسی ایجنڈا ہے اور اسے مسلمانوں کے بچوں کو ویکسین بہانے چلائے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر شکیل آفریدی پولیو ویکسینیشن کی بجائے پیپائٹس بی ویکسینیشن مہم چلاتے ہیں، میڈیا اور پریس کے ذریعے یہ غلط پروپیگنڈہ کیا گیا تھا کہ ڈاکٹر شکیل آفریدی نے ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کی تلاش

میں پولیو ویکسینیشن مہم چلائی۔ کیونکہ Oral پولیو ویکسینیشن میں کسی بھی ڈی این اے ٹیسٹ کی بجائے دو قطرے منہ سے ڈالنے پڑتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر شکیل آفریدی کی مہم نے ہر طرح کی مہم کو متعصبانہ، ناقابل اعتماد اور شکوک و شبہات بنادیا ہے خصوصاً پاکستان کے ان قبائلی علاقوں میں جہاں خواندگی کی شرح بہت کم ہے اور شکوک و شبہات بہت زیادہ ہیں۔ ان عسکریت پسند گروپوں کے علاوہ پولیو ویکسین کے جھوٹے پروپیگنڈے میں متعدد مذہبی، نسلی اور سماجی گروپ شامل ہیں۔ ڈاکٹر شکیل آفریدی کی اس مہم نے والدین کے دلوں میں عدم اعتماد کا بیج بو دیا ہے۔

پاکستان کو پتھر کے زمانے میں چلا رہے ہیں

یہ صرف انتہا پسندی ہی نہیں ہے جس نے پاکستان میں پولیو کے خاتمے کی کوششوں کو روک دیا ہے بلکہ قدامت پسندی اور لاعلمی اس کے بنیادی عوامل ہیں۔ اگر پولیو ویکسین پر شبہ ہے یا مذہب کی ممانعت ہے تو پھر حلال ویکسین بنانے کی کافی قابلیت ہونی چاہئے یا تو راسخ کے مطابق پولیو سے بچنے والے اقدامات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ جنونیوں کو چاہئے کہ کچھ مذہبی حل پیش کریں یا کچھ حلال اجزاء دیں جو بیماری کے خلاف یکساں طور پر کام کر سکیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے مغربی ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے آپ کو سہولیات فراہم کیں، بلکہ وہ مغربی ساختہ دوسری دواؤں کو بلاوجہ لے رہے ہیں۔ اگر پولیو ویکسین کی ممانعت ہے تو مغربی ساختہ دواؤں پر پابندی عائد کر دی جانی چاہئے۔ مسلمان مغربی ساختہ دواؤں کا بائیکاٹ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ پاکستان کو پتھر کے دور میں نہیں دھکیلنا چاہتے ہیں

باخبر رضامندی اور مفاہمت

سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر زیادہ سے زیادہ مہم چلانی چاہئے۔ دیگر تمام غیر ملکی دواؤں کی اجازت ہے تو پولیو ویکسینیشن سے انکار کرنا غیر منطقی ہے۔ یہاں بہت سی روایتی دوائیں اور ہو میو پیٹھک دوائیں ہیں جو حرام مادے یا ایسی اجزاء سے تیار کی گئیں ہیں جن کی اسلام میں اجازت نہیں ہے جیسے۔ پیپ سیل (نوسوڈس)، مچھڑے کا سیرم، سانپ کی جلد اور دیگر کیڑوں سے تیار کردہ کچھ ہو میو پیٹھک دوائیں۔ روایتی دوائیں بھی مؤثر مرکبات پر مشتمل ہوتی ہیں لیکن ان کا استعمال مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے کیا جاتا ہے اور ان کا استعمال اسلام کے تناظر میں کبھی بھی قابل قبول یا قابل قبول نہیں رہا ہے۔ یہاں بہت سی روایتی

دوائیں اور ہو میو پیٹھک دوائیں ہیں جو حرام مادے یا ایسی اجزاء سے تیار کی گئیں ہیں جن کی اسلام میں اجازت نہیں ہے جیسے۔ پیپ سیل (نوسوڈس)، منچھڑے کا سیرم، سانپ کی جلد اور دیگر کیڑوں سے تیار کردہ کچھ ہو میو پیٹھک دوائیں۔ مسلمان طبقہ یہ دوائیں علاج کے لئے استعمال کر رہی ہیں وہ ان کے اجزاء کے بارے میں یا کسی وسیلہ سے اس کی تیاری کے بارے میں مکمل طور پر لاعلمی میں ہیں۔

پاکستان کو پوری دنیا سے الگ تھلگ کرنے کے لئے واضح طور پر دانستہ پالیسی ہے۔ جعلی ویکی نیشن مہم کے ذریعے اسامہ بن لادن کو پھنسانے کے لئے سی آئی اے کا ایک پروگرام چلایا گیا۔ اس جعلی ویکی نیشن مہم نے مقامی علما کے ذہنوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔ لیکن مغرب کی طرف سے کی جانے والی دیگر تکنیکی ترقیوں کو استعمال کرنے اور پولیو ویکسینیشن کو مسترد کرنے کا واضح تضاد ہے۔ ۲۰۱۱ کے بعد سے ایک عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ امریکہ ایک طرف بڑے پیمانے پر حفاظتی ٹیکوں کے پروگراموں کے ذریعے مسلمانوں کو مفلوج بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف ڈرون اٹیکس کے ذریعے بیک وقت معصوم بچوں کو ہلاک کرنا، یہ دوہری پالیسی، کس طرح ایک شخص مغربی ممالک کے پولیو کے قطرے قبول کر سکتا ہے جس کے عزیز کنبہ کے افراد ڈرون اٹیکس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں، اس طرف سے پولیو کے قطروں سے انکار ہو گا جو مذہبی، معاشرتی اور قدامت پسندی سے بہت دور ہے۔

ماصل

اس بیماری کی اصل جڑ غربت ہے۔ کیونکہ پولیو کا مرض غریب طبقات میں دیکھا جاسکتا ہے کہ اس بیماری کے خلاف کم مدافعت اور غیر صحتمند حالات ہیں۔ (اوپی وی) اور پولیو ویکسین کے استعمال میں آتے ہی پولیو کے کیسز کی تعداد انتہائی بڑھ گئی۔ پولیو کے ذریعے پاکستان میں سب سے زیادہ علاقے وہ علاقے ہیں جہاں "زیادہ تر قطرے دار" ہیں۔ کیونکہ ویکسین لگنے کے چوبیس گھنٹوں کے اندر، اوپی وی ڈائن میں حفاظتی ٹیکے لگنے والے بچے کے پاخانے میں خارج ہوتا ہے، اور وہ جگہیں جہاں لوگوں کو بہتے پانی کی مناسب سہولیات میسر نہیں ہیں۔ اور ٹوائلٹ اور پولیو وائرس آلودہ ہاتھوں اور آلودہ پانی کے ذریعے پھر گردش کرتا ہے۔ اصل مسئلہ پولیو وائرس نہیں ہے کیونکہ یہ حفظان صحت خالصتوں کا فقدان، غربت، سیوریج کی ناکافی سہولیات، اور غذائیت کی کمی کی وجہ سے پولیو وائرس کا خاتمہ ممکنہ ہو سکا۔ مسلمان پانچ وقت نماز ادا

کریں۔ جس میں صفائی کا خیال رکھیں۔ سادہ خوارک کھائیے تو پولیو سمیت دوسری متعدد بیماریوں سے نجات پائی جاسکتی ہے۔

حکومت کو اس دوسری بنیادی ضروریات کا بھی خیال رکھنا چاہئے ایک غریب گھرانے میں اگر بنیادی ضروریات میسر نہیں ہے تو لیکن پولیو ویکسین کی ٹیم مہینے میں ۳ بار ان کو مفت ویکسین پلانے جاتی ہے وہ یقیناً اس سے انکار کرے گا۔

حوالہ جات

1. Sara Stillman, "The Political Fight Against Polio," *The New Yorker*, August 11, 2013. Accessed January 2014 <http://www.newyorker.com/magazine/2013/08/12>
2. Ali Moeen Nawazish, "A New Age Polio in Pakistan," *The News*, July 23, 2012.
3. Global Polio Eradication initiative, Accessed on 24 December 2014. <http://www.polioeradication.org> iv Tahir Habib, "Bharat, Polio sa Mahfooz, Mager Pakistan," *Roznama Jang*, April 13, 2014.
4. Shabina Faraz, "Polio sapaak Pakistan," *Sunday Magazine*, May 19, 2013.
5. <http://www.fda.gov/cber/minutes/sv40012797-1.htm> (Accessed July 12, 2014).
6. http://www.geocities.com/harpub/pol_all.htm. (Accessed April 11, 2015). viii Ibid,
7. ix Sara Stillman, "The Political Fight Against Polio," *New Yorker*, June x Ibid,...
8. Shabina Faraz, "Polio sapaak Pakistan," *Sunday Magazine*, May 19, 2013.
9. World News, "Rumor so of plott to sterilize Muslims with polio vaccines spar k killings in Pakistan Thursday" December 20, 2014. (Accessed January 12, 2015)
10. Ibid.
11. Ikram Junaidi, *The Dawn*, May 06, 2014.
12. xv Polio Cases, "WHO recommends travel restriction on Pakistan," *The Dawn*, December 24, 2014. xvi Micheal Edward, "The Polio emergency Broadcast on BBC," May 27, 2014.

13. Dr. Ali Ahmad, Interviewed by Sumaira Bibi, Abbottabad, Pakistan, August 23, 2014.
14. www.CDC.com, "State Immunization Laws," May 13, 2013, (Accessed on January 15, 2014).
15. JD Blum, "Balancing Individual Rights versus Collective good in Public Health enforcement," Medicine and Law, August 11, 2013, 273
16. Rebecca Santana, "Oral Conservativeness," Indian Express, January 19, 2014. (Accessed January 20, 2014). xxi Medison Park, "Pakistan Grappling with Polio Fights," CNN Broadcast, May 06, 2014
17. Zahir Shah and Tom Watkins, "Attacks Targets Polio Workers in Pakistan, CNN, March 11, 2014.
18. Dr Tahir Mehmood, "Post-Polio Specialist at Abbottabad, "Interviewed by Sumaira Bibi, Abbottabad, xxiv Dr. Shafqat Altaf, Interviewed by Sumaira Bibi, Abbottabad, April 13, 2019.